دل کی دنیا سیریز: لیکچر ۴

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

" قلبِ منیب" میں اصل سوال :

"میرا دل کس طرف متوجہ ہے؟"

"آپ کا نفس — آپ کا کڑا امتحان" میں اصل سوال :

"میرے اندر مجھے کھینچنے والی قوت کون سی ہے؟"

" شیطان — آپ کا کھلا دشمن" میں اصل سوال :

"میرے فیصلوں پر بیرونی حملہ آور کون ہے؟"

صحیح فیصلہ کیسے کیا جائے؟

اگر دل بھی ہے...

نفس بھی ہے...

شیطان بھی ہے...

تو آخر فیصلہ کرتا کون ہے؟

صحیح فیصلہ کیسے کیا جائے؟

آپ نے کبھی سوچا ہے...

ہم ایک ہی گھر میں رہتے ہیں...

ایک ہی ماحول میں پرورش پاتے ہیں...

ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں...

ایک ہی قرآن سنتے ہیں...

پھر ...

صحیح فیصلہ کیسے کیا جائے؟

ایک بھائی ساری زندگی امانت دار رہتا ہے...
اور دوسرا خیانت کر بیٹھتا ہے۔

ایک نوجوان فتنوں کے درمیان بھی پاکیزگی بچا لیتا ہے...
اور دوسرا معمولی خواہش کے سامنے ہار جاتا ہے۔

ایک آدمی غصے کے وقت خاموش ہو جاتا ہے...
اور دوسرا چند لمحوں میں برسوں کے تعلقات جلا دیتا ہے۔

صحیح فیصلہ کیسے کیا جائے؟

کبھی سوچا... ایسا کیوں ہوتا ہے؟

کیا فرق صرف علم کا ہے؟

کیا فرق صرف ماحول کا ہے؟

کیا فرق صرف حالات کا ہے؟

صحیح فیصلہ کیسے کیا جائے؟

کبھی سوچا... ایسا کیوں ہوتا ہے؟

کیا فرق صرف علم کا ہے؟

کیا فرق صرف ماحول کا ہے؟

کیا فرق صرف حالات کا ہے؟

نہیں! فرق...فیصلے کا ہے۔!!!

کبھی سوچا... ایسا کیوں ہوتا ہے؟

کیا فرق صرف علم کا ہے؟

کیا فرق صرف ماحول کا ہے؟

کیا فرق صرف حالات کا ہے؟

نہیں! فرق...فیصلے کا ہے۔!!!

ہر فیصلہ...کسی نہ کسی رہنما کے تحت ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے...آپ کے فیصلوں کا رہنما کون ہے؟

وہ قوت ہے ... **عقل**

آپ کی عقل — فیصلہ کن رہنما

وہ قوت ہے... عقل

حق اور باطل...

نفع اور نقصان...

خواہش اور حقیقت...

وقتی فائدے اور دائمی کامیابی...

میں فرق کرنے والی قوت

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

ایک اہم سوال

کیا عقل کافی ہے؟

یا...

عقل کو بھی کسی رہنما کی ضرورت ہوتی ہے؟

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

عقل اور وحی

عقل اور وحی

عقل انسان کو سوال تک پہنچاتی ہے...
وحی اسے صحیح جواب تک پہنچاتی ہے۔

عقل راستہ تلاش کرتی ہے...
وحی منزل کی صحیح سمت بتاتی ہے۔

آج کا سوال:
ہر فیصلہ کرنے سے پہلے...
"کیا میری عقل، اللہ کی ہدایت کی روشنی میں سوچ رہی ہے؟"

عقل انسانی — آپ کی فیصلہ ساز رہنما

عقل انسانی — آپ کی فیصلہ ساز رہنما

ہماری پوری زندگی...

درحقیقت...

ہزاروں چھوٹے، بڑے فیصلوں کا مجموعہ ہے۔

یہ فیصلے کرتا کون ہے؟

یہ فیصلے کرتا کون ہے؟

کیا دل...؟

کبھی خوف میں ڈوب جاتا ہے...

کبھی امید میں جھوم اٹھتا ہے...

کبھی غم سے بوجھل ہو جاتا ہے۔

یہ فیصلے کرتا کون ہے؟

کیا نفس...؟

نفس کبھی خواہش کا غلام بن جاتا ہے...

کبھی سستی کی طرف کھینچتا ہے...

کبھی تکبر میں مبتلا کرتا ہے...

اور کبھی حسد کی آگ بھڑکا دیتا ہے۔

یہ فیصلے کرتا کون ہے؟

کیا شیطان...؟

وہ تو صرف دعوت دیتا ہے...

وسوسہ ڈالتا ہے..

دھوکا دیتا ہے..

مگر مجبور نہیں کر سکتا۔

پھر فیصلہ کون کرتا ہے؟

پھر فیصلہ کون کرتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک ایسی نعمت عطا فرمائی...

جو سنے بھی...   سوچے بھی...   تولے بھی...

اور پھر فیصلہ کرے۔

اس نعمت کا نام ہے... **عقل**

لیکن...کیا صرف عقل کافی ہے؟

اگر عقل ہی کافی ہوتی...

تو دنیا کے سب سے ذہین لوگ...

سب سے زیادہ ہدایت یافتہ بھی ہوتے۔

دنیا میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں...

جن کی ذہانت حیران کن تھی...

لیکن وہ اپنی عقل کو...

حق تک پہنچانے کے بجائے...

اپنی خواہشات کا وکیل بنا بیٹھے۔

اور ایسے لوگ بھی گزرے...

جن کی رسمی تعلیم بہت کم تھی...

لیکن جب ان کی عقل...

اللہ کی ہدایت کے سامنے جھکی...

تو وہ انسانیت کے امام بن گئے۔

اور ایسے لوگ بھی گزرے...
جن کی رسمی تعلیم بہت کم تھی...
لیکن جب ان کی عقل...
اللہ کی ہدایت کے سامنے جھکی...
تو وہ انسانیت کے امام بن گئے۔

اصل سوال یہ نہیں: "میں کتنا ذہین ہوں؟"
اصل سوال یہ ہے: "میری عقل کی رہنمائی کون کر رہا ہے؟"

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

عقل اور وحی: قرآن کی روشنی میں

عقل اور وحی: قرآن کی روشنی میں

قرآن کی بار بار دعوت

أَفَلَا تَعْقِلُونَ	کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ	تاکہ تم عقل سے کام لو۔

قرآن کی بار بار دعوت

أَفَلَا تَعْقِلُونَ "کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ "تاکہ تم عقل سے کام لو۔"

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

قرآن...عقل کا دشمن نہیں

قرآن...

عقل کو جگاتا ہے۔

اسے سوال کرنا سکھاتا ہے۔

اسے کائنات میں غور کرنا سکھاتا ہے۔

اسے تاریخ سے سبق لینا سکھاتا ہے۔

اسے اپنے نفس کا محاسبہ کرنا سکھاتا ہے۔

عقل اور وحی: قرآن کی روشنی میں

انسان کی **عقل**...

اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اور **وحی**...

اس نعمت کی صحیح سمت متعین کرتی ہے۔

انسان کی عقل...
اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
اور وحی...
اس نعمت کی صحیح سمت متعین کرتی ہے۔

عقل اور وحی: قرآن کی روشنی میں

اسی لیے...
اللہ نے انسان کو صرف عقل نہیں دی...
عقل کی رہنمائی کے لیے وحی بھی عطا فرمائی

آپ کی عقل—فیصلہ کن رہنما

عقل اور وحی کا تعلق: قرآن کا نقطہ نظر

عقل اور وحی کا تعلق: قرآن کا نقطہ نظر

۱۔ عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

۱۔ عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ
وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

(آل عمران: ۱۹۰)

۱۔ عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں عقل والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں

(آل عمران: ۱۹۰)

ا۔ عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

آسمان دیکھنا سب دیکھتے ہیں

قرآن پوچھتا ہے: کیا تم نے اس کے پیچھے کوئی نشانی بھی دیکھی؟

عقل صرف یہ نہیں پوچھتی کہ "یہ کیسے ہوا؟"

بیدار عقل یہ بھی پوچھتی ہے: "یہ کس نے بنایا، اور مجھے اس سے کیا سبق لینا چاہیے؟"

آسمان دیکھنا سب دیکھتے ہیں
قرآن پوچھتا ہے: کیا تم نے اس کے پیچھے نشانی بھی دیکھی؟

عقل صرف یہ نہیں پوچھتی کہ "یہ کیسے ہوا؟"
بیدار عقل یہ بھی پوچھتی ہے: "یہ کس نے بنایا، اور مجھے اس سے کیا سبق لینا چاہیے؟"

کائنات ہر روز ہمارے سامنے کھلی ہوئی کتاب ہے،
فرق صرف یہ ہے کہ کچھ لوگ اسے دیکھتے ہیں، اور کچھ اس میں پڑھتے ہیں۔

۱۔عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اللہ نے کائنات سب کو دکھائی

مگر اس سے سبق وہی لیتے ہیں

جو "لُبّ" والے ہیں—

یعنی گہری بصیرت رکھنے والے۔

۱۔عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اللہ نے کائنات سب کو دکھائی
مگر اس سے سبق وہی لیتے ہیں
جو "لُبّ" والے ہیں—
یعنی گہری بصیرت رکھنے والے۔

عقل کی آنکھ وہ ہے جو منظر سے آگے بڑھ کر نشانی کو دیکھ لے۔

١۔ عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ
بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ ۚ

(الحج: ۴۶)

ا۔عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَتَکُوۡنَ لَہُمۡ قُلُوۡبٌ یَّعۡقِلُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ یَّسۡمَعُوۡنَ بِہَا ۚ

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ
ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے ؟

(الحج: ۴۶)

آنکھیں دیکھ رہی ہوں، کان سن رہے ہوں، دماغ سوچ بھی رہا ہو—
مگر دل نے حقیقت کو قبول نہ کیا تو انسان حقیقت میں اندھا ہے۔

سب سے خطرناک نابینائی آنکھوں کی نہیں
وہ ہے جب آدمی حق کو
دیکھ لے، سن لے، سمجھ بھی لے—
پھر بھی اس سے منہ موڑ لے۔

آنکھیں دیکھ رہی ہوں، کان سن رہے ہوں، دماغ سوچ بھی رہا ہو—
مگر دل نے حقیقت کو قبول نہ کیا تو انسان حقیقت میں اندھا ہے۔

سب سے خطرناک نابینائی آنکھوں کی نہیں
وہ ہے جب آدمی حق کو
دیکھ لے، سن لے، سمجھ بھی لے—
پھر بھی اس سے منہ موڑ لے۔

آنکھ کا اندھا ہونا مجبوری ہے؛ دل کا اندھا ہونا انتخاب بھی ہو سکتا ہے۔

۱۔عقل، وحی سمجھنے کا ذریعہ

ایک سوال:

میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں،

کیا میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں—

اور میرا دل بھی اسے سمجھ رہا ہے؟

عقل اور وحی کا تعلق: قرآن کا نقطہ نظر

۲۔ وحی کے بغیر عقل ادھوری

۲۔ وحی کے بغیر عقل ادھوری

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾

اور انہوں نے کہا: کاش! ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو جہنم والوں میں شامل نہ ہوتے۔

(الملک: ۱۰)

۲۔ وحی کے بغیر عقل ادھوری

وَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَ مَنۡۢ بَلَغَ ؕ

اور یہ قرآن میرے پاس وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پہنچے، ڈراؤں۔

(الانعام: ۱۹)

۲۔ وحی کے بغیر عقل ادھوری

وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ

اور یہ قرآن میرے پاس وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور جس تک یہ پہنچے، ڈراؤں۔

(الانعام: ۱۹)

وحی کا مقصد تنبیہ اور رہنمائی ہے،
اور عقل اس رہنمائی کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۳۔ عقل اور وحی کا تعامل

۳۔ عقل اور وحی کا تعامل

وحی عقل کو صحیح سمت دیتی ہے

وحی عقل کو صحیح سمت دیتی ہے

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا
اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۲۵

(التوبۃ: ۱۲۵)

وحی عقل کو صحیح سمت دیتی ہے

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾

البتہ جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا تھا ان کی سابق نجاست پر (ہر نئی وحی نے) ایک اور نجاست کا اضافہ ہی کیا، اور وہ مرتے دم تک کافر ہی رہے۔

(التوبۃ: ۱۲۵)

۳۔ عقل اور وحی کا تعامل

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

وَ يَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦

(سبا: ٦)

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علم رکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے اور خدائے عزیز و حمید کا راستہ دکھاتا ہے۔

(سبا: ٦)

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

علم کی انتہا یہ نہیں کہ انسان بہت کچھ جان لے،
علم کی اصل کامیابی یہ ہے کہ وہ "حق" کو پہچان لے۔

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

جس علم نے انسان کو حق سے قریب نہ کیا،
وہ معلومات تو بہت دے سکتا ہے—ہدایت نہیں۔

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

علم جب حق کو پہچان لیتا ہے،

تو عقل رہنمائی قبول کرنے میں، اپنی شکست نہیں، کامیابی دیکھتی ہے۔

عقل وحی کی تصدیق کرتی ہے

عقل مسافر ہے، وحی (قرآن وسنت) اس کی رہبر ہے۔

۴۔ عقل کو استعمال کرنے کا حکم

۴۔ عقل کو استعمال کرنے کا حکم

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

کیا ان لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا، یا دلوں پر ان کے قفل چڑھے ہوئے ہیں؟

(محمد: ۲۴)

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

قرآن سوال کرتا ہے:

مسئلہ قرآن کے سمجھ میں نہ آنے کا ہے،

یا ہمارے دلوں پر پڑے ہوئے تالوں کا؟

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان ذریعہ بنادیا ہے،
پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

(القمر: ١٧)

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

کبھی انسان کے پاس عقل بھی ہوتی ہے، علم بھی، دلائل بھی—
مگر دل پر تالا ہو تو تدبر کا دروازہ نہیں کھلتا۔

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

قرآن صرف یہ نہیں پوچھتا کہ "تم نے پڑھا کتنا؟"

وہ یہ بھی پوچھتا ہے: "تم نے سوچا کتنا؟

اور تمہارے دل نے قبول کتنا کیا؟"

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

قرآن کے راستے میں سب سے.بڑی رکاوٹ عقل کی کمی نہیں
دل پر پڑا ہوا تالا ہے۔

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

قرآن ہمارے سامنے کھلا ہے،

سوال یہ نہیں کہ قرآن میں روشنی کتنی ہے

سوال یہ ہے کہ ہمارے دل کے دروازے کھلے ہیں یا بند؟

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

کبھی مسئلہ یہ نہیں ہوتا کہ انسان سمجھ نہیں سکتا،

مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سمجھنا نہیں چاہتا۔

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

دل پر تالا پڑ جائے تو

دلیل دروازے تک آکر واپس لوٹ جاتی ہے۔

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

قرآن کا راستہ عقل سے گزرتا ہے،

مگر دل کا تالا کھولے بغیر منزل نہیں ملتی۔

دلوں پر قفل کب لگتا ہے؟

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

اس آیت میں کیا احساس دلایا جا رہا ہے؟

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

اس آیت میں کیا احساس دلایا جا رہا ہے؟

ندامت کا گہرا اظہار کہ

لوگ قرآن پڑھتے تو ہیں

مگر اس پر عقل سے غور نہیں کرتے۔

دل پر قفل لگنے کے مراحل

پہلے: حق سامنے آتا ہے — انسان ٹالتا ہے۔

"ابھی نہیں..."

پھر: حق بار بار سامنے آتا ہے — انسان جواز بناتا ہے۔

"میں تو ٹھیک ہوں..."

پھر: حق سامنے آتا ہے — انسان اسے قبول ہی نہیں کرتا۔

یہیں سے دل پر تالا پڑنے لگتا ہے۔

دل پر قفل لگنے کے مراحل

كَلَّا بَلْ ۜ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾

ہر گز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

المطففین : ۱۴)

دل پر قفل لگنے کے مراحل

دل پر تالا اچانک نہیں پڑتا
ہم اپنے مسلسل انکار، تاخیر اور گناہ سے
اس کی ایک ایک کنڈی خود چڑھاتے ہیں۔

ذرا اپنے دل کو دیکھیے...
کہیں کوئی کنڈی ہم نے بھی تو نہیں چڑھا رکھی؟

عقل اور وحی کا تعلق: قرآن کا نقطہ نظر

۵۔ عقل کی حدود

قرآن عقل کی تکریم تو کرتا ہے مگر اسے مطلق اور بے حد نہیں مانتا۔

بہت سے امور ایسے ہیں جو عقل کی رسائی سے باہر ہیں:

غیب کا علم: قیامت، جنت، جہنم، روح، اور اللہ کی ذات کا مکمل علم صرف وحی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

عبادات کی تفصیلات: نماز، روزہ، حج، اور زکوٰۃ کی تفصیلات وحی سے ثابت ہیں، عقل انہیں خود ایجاد نہیں کر سکتی۔

۵۔ عقل کی حدود

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۵

(الاسراء: ۸۵)

۵۔ عقل کی حدود

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾

یہ آپ سے روح کی حقیقت دریافت کرتے ہیں،
بتایئے روح میرے رب کے حکم سے ہے، اور تمہیں علم میں سے بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔

(الاسراء: ۸۵)

۵۔ عقل کی حدود

انسان سوال بہت بڑے اٹھا سکتا ہے،
مگر ہر سوال کا جواب اس کی عقل کے پاس نہیں ہوتا۔

ہم اپنے علم کی وسعت پر ناز کرتے ہیں،
قرآن ہمیں اپنے علم کی قلّت یاد دلاتا ہے۔

۵۔ عقل کی حدود

کائنات کے راز کھولتے کھولتے انسان یہ نہ بھولے کہ
وہ خود بھی ایک راز ہے—
اور اس کے رب نے اسے صاف بتا دیا:
"تمہیں علم میں سے بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔"

۵۔ عقل کی حدود

کائنات کے راز کھولتے کھولتے انسان یہ نہ بھولے کہ
وہ خود بھی ایک راز ہے—
اور اس کے رب نے اسے صاف بتا دیا:
"تمہیں علم میں سے بہت تھوڑا دیا گیا ہے۔"

"عقل کی عظمت یہ نہیں کہ وہ ہر سوال کا جواب جانتی ہے،
عقل کی عظمت یہ ہے کہ وہ اپنی حد پہچان لیتی ہے۔"

عقل اور وحی کا رشتہ

قرآن کے مطابق

عقل اور وحی کا رشتہ مسافر اور رہبر کا ہے

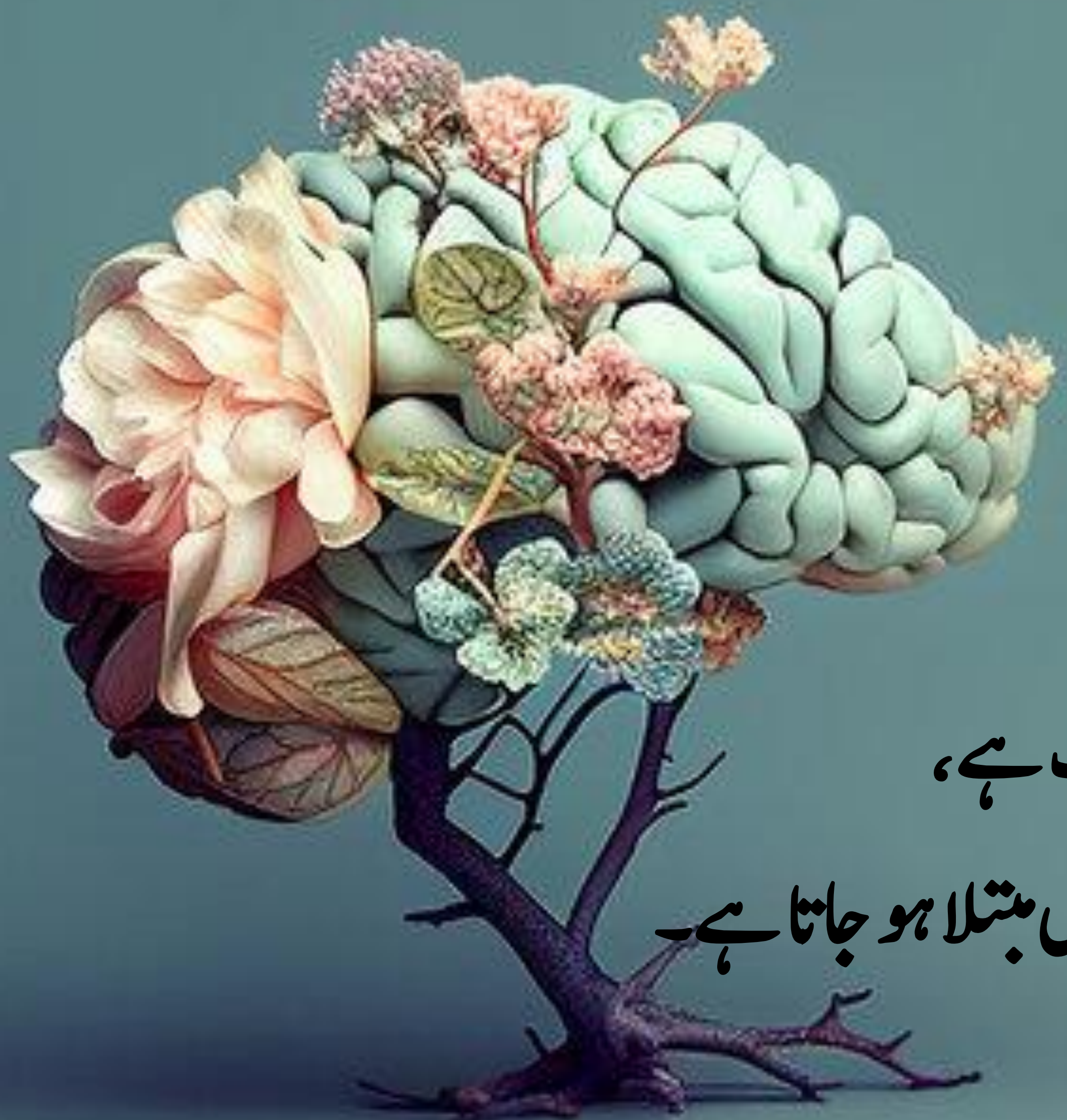

عقل اور وحی کا رشتہ

قرآن کے مطابق
عقل اور وحی کا رشتہ مسافر اور رہبر کا ہے

جو شخص عقل کو وحی کے تابع کر لے، وہ کامیاب ہے،
اور جو عقل کو وحی سے الگ کر لے، وہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔